

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سجدہ سہو اور سلام کے متعلق درج ذیل مسئلہ میں آپ سے رہنمائی کی درخواست ہے۔

مُسَبُّوق کو سجدہ سہو کے سلام میں امام کی اقتداء کرنی چاہئے یا نہیں؟ اگر مسبوق امام کے ساتھ کسی بھی نیت سے سہو کا سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے؟ مثلاً مقتدی ہونے کی حیثیت سے یا سہواً بھول کر، یا قصداً جان بوجھ کر سلام پھیرے، ان صورتوں میں کیا حکم ہے؟ خاص طور پر سب سے اہم یہ ہے کہ اگر کسی مسبوق نے مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے امام کے ساتھ سہو کا سلام پھیر دیا تو کیا اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی؟ اگر لا علمی کی صورت میں بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے تو کیا اس طرح پڑھی گئی زندگی بھر کی پچھلی تمام نمازوں کی قضاء کرنی ہوگی؟ حالانکہ ان نمازوں کی تعداد بھی معلوم نہیں اور کچھ اندازہ بھی نہیں۔ یہ مسئلہ اہم ہے، آپ اس پر توجہ فرمائیں، کیونکہ عوام تو درکنار، بہت سے طلباء اور علماء کو بھی یہ مسئلہ معلوم نہیں ہوتا۔

جزاکم اللہ خیراً۔ والسلام

محمد عبداللہ

کے ایریا۔ کورنگی، کراچی



(جواب منسلک ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مسبوق کیلئے شرعاً حکم یہ ہے کہ وہ سجدہ سہو کے سلام میں لام کی متابعت نہ کرے، یعنی لام کے ساتھ سلام نہ پھیرے، بلکہ سلام پھیرے بغیر صرف سجدہ سہو میں شریک رہے، اس کے بعد اپنی باقیہ نماز پوری کرے۔ لیکن اگر مسبوق، لام کے ساتھ سجدہ سہو کا سلام پھیر دے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

﴿۱﴾..... کسے اپنا مسبوق ہونا یاد نہ ہو اور وہ بھول کر سہو لام کے ساتھ سلام پھیرے۔ اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ اس وقت مقتدی ہے اور مقتدی پر اس کے سہو کی وجہ سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا اور نہ نماز فاسد ہوتی ہے۔

﴿۲﴾..... جان بوجھ کر نماز ختم کرنے کی نیت سے لام کے ساتھ سلام پھیرے، حالانکہ اس کو یاد ہے کہ میری کچھ نماز باقی ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہو کہ میرے لئے سلام پھیرے بغیر صرف سجدہ سہو کا حکم ہے۔ اس صورت میں مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

حاشیہ ابن عابدین - (۸۲/۲)

(قوله والمسبوق يسجد مع إمامه) قيد بالسجود لأنه لا يتابعه في السلام، بل يسجد معه  
ويشهد فإذا سلم الإمام قام إلى القضاء، فإن سلم فإن كان عاددا فسدت ولا لا.

﴿۳﴾..... مسئلہ سے نفاذ نیت کی بنا پر یہ سوچ کر لام کے ساتھ سلام پھیر دے کہ اس کے ذمہ بھی لام کی متابعت میں یہ سلام پھیرنا ہے۔ اس صورت کو حضرات فقہاء کرام نے ”عمد اسلام پھیرنے“ میں شہد کرتے ہوئے مسبوق کی نماز کو فاسد قرار دیا ہے اور مسئلہ سے نفاذ نیت (جہل) کو عذر نہیں مانا۔ کیونکہ ولہ الا سلام میں جہل عذر نہیں ہے۔ چنانچہ اسی کے مطابق احسن الفتاویٰ اور فتاویٰ رحیمیہ میں فتویٰ دیا گیا ہے اس فتویٰ کی رو سے گزشتہ زمانہ میں اس طرح چڑھی گئی تمام نمازوں کا اعادہ لازم ہوگا اور محکمہ امداد سے ان نمازوں کی تعدد لٹے کر کے قضاء کرنی ہوگی۔

المعجم الواسع - (۱/۱۰۱)

ومن أحكامه أنه لو سلم مع الإمام ساهياً أو قبله لا يلزمه سجود السهو؛ لأنه مقصد، وإن سلم بعده لزمه، وإن سلم مع الإمام على ظن أن عليه السلام مع الإمام فهو مسلم عند قصد كذا في الظهورية.



لیکن دوسری طرف اگر ابتلاء عام اور عوام انسان بلکہ بعض خواص میں بھی مسائل سے نفاذ نیت اور علمی اشغالات کو دیکھا جائے تو ”جہل“ کو مطلقاً عذر نہ ماننے اور اس بنیاد پر احکام جہدی کرنے میں شدید حرج ہے، کیونکہ وہ مسائل جو (جہدی ہے)

ضروریات دین میں سے ہوں اور ہر عام و خاص کو بدیہی طور پر معلوم ہو سکتے ہوں مثلاً نماز مرد و زکوٰۃ اور حج کی فریضت، اسی طرح شرک، زنا، ظلم اور جھوٹ کی حرمت، ایسے مسائل میں تو جہل کو عذر نہ مانا مقبول ہے، کیونکہ ایسے مسائل میں نفاقیت کا دعویٰ کرنے والا یا تو اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہو گا یا پھر دین کے معاملہ میں حد درجہ لاپرواہ اور کوتاہی کرنے والا ہو گا۔ لیکن وجہ تہتی اور پیچیدہ مسائل جو عام طور پر مشہور نہ ہوں، یا اجتہادی نوعیت کے ہوں جن کا علم ہر عام و خاص کو آسانی نہ ہو سکے وہی جہل کو عذر نہ مانا حرج کا باعث ہے۔

چنانچہ علماء اصولیین اور فقہاء کرامؒ نے جہل کے عذر ہونے اور نہ ہونے سے متعلق کتابوں میں مفصل بحث فرمائی ہے اور اسی اصولی بحث کے تحت فقہاء کرامؒ کے کلام میں متعدد مسائل ذکر کئے گئے ہیں، لیکن ان میں بھی مختلف قسم کی جزئیات ہیں، بعض جزئیات میں مسئلہ کی پیچیدگی یا دلیل کے مخفی ہونے یا مسئلہ کے مجتہد فیہ ہونے کی وجہ سے جہل کا اعتبار کیا گیا ہے اور بعض مسائل میں عمومی شہرت کی بنا پر جہل کو عذر نہیں مانا گیا۔ حالانکہ ان میں ایسے مسائل بھی ہیں جو ہمارے زمانہ میں نہ صرف یہ کہ عوام کو معلوم نہیں ہوتے بلکہ اہل علم کو بھی ان میں اشتباہ ہو جاتا ہے، اس لئے عین ممکن ہے کہ مسائل کی یہ تفصیل فقہاء کرامؒ کے عرف کے مطابق ہو۔ تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ وہ مسائل جو عام طور پر مشہور نہ ہوں بلکہ مخفی اور پوشیدہ قسم کے ہوں ان میں جہالت و نادانیت کی وجہ سے تخفیف کی گئی ہے اور صرف فقہ حنفی ہی میں نہیں، بلکہ فقہاء مالکیہ اور شافعیہ کی عبادت میں بھی اس طرح کے مسائل مذکور ہیں۔ (جن کی تفصیل درہنۃ قبل مہلت میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔)

اس لئے اس اصولی بحث سے قطع نظر کہ جہل کب عذر ہے اور کب نہیں؟ اگر صرف ان مسائل پر نظر کی جائے جن کا حکم حضرات فقہاء کرامؒ نے عوام میں غلبہ جہل کی وجہ سے عام اصول اور قاعدہ سے مختلف بیان فرمایا ہے جس میں نسبتاً تخفیف ہے تو زیر بحث مسئلہ میں رہنمائی مل سکتی ہے، اور ایسے مسائل متعدد ہیں، جن میں سے چند بطور نمونہ ذکر کئے جاتے ہیں:

۱۔..... لام اگر بلا وجہ سجدہ سبو کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ سجدہ سبو واجب نہ تھا تو اس صورت میں لام کی اور پہلی رکعت سے شامل ہونے والے مقتدیوں (یعنی مدرک) کی نماز تو درست ہو جائے گی، لیکن مسبوق کی نماز میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک مسبوق نے اگر لام کے ساتھ سجدہ سبو کیا ہو تو اصل قاعدہ (اقتناء فی موضع الاعتقاد) کے مطابق نماز فاسد ہونے کی بنا پر اس پر نماز کا اعلاہ واجب ہے، جبکہ بعض حضرات کے نزدیک اعلاہ واجب نہیں۔ فقہ ابو الیث نے اپنے زمانہ میں قرآن حضرات کے غلبہ جہل کی وجہ سے عدم فساد کا قول اختیار فرمایا تھا اور آجکل

عمومی جہالت اور عوامی بلوکی کی وجہ سے اسی پر فتویٰ ہے۔ دیکھئے مدعا نامہ ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸،

المصنف الوائظ - (۱/۱۰۱)

ولو سئل الإمام أن عليه سهوا فسجد للسهو فتابه المسروق فيه، ثم علم أنه لبس عليه  
سهو فتابه ورويان والأشهر أن صلاة المسروق تسد؛ لأنه اقتدى في موضع الاقتراد قال  
الحقبة أبو الليث في زماننا لا تسد؛ لأن الجهل في الفراء غالب كذا في الظهيرة، ولو لم  
يسلم لم تسد في قولهم كذا في الحائبة.

﴿۳.....﴾ اگر کوئی شخص جماعت میں شامل ہو اور اگلی صف میں جگہ نہ ہو اور پچھلی صف میں اکیلے کھڑے  
ہونے کی نوبت آجائے تو اس صورت میں اصل حکم یہ ہے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو پیچھے کھینچ لے اور اس کے ساتھ  
کھڑا ہو، کیونکہ صف میں اکیلا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ لیکن آج کل کے زمانہ میں چونکہ جماعت غالب ہونے کی وجہ سے  
لوگوں کو مساکن سے واقفیت نہیں ہوتی اور پیچھے کھینچنے میں مزاحمت اور فساد کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے فقہاء کرامؒ  
نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی سمجھ لے آدمی ہو تو کھینچ لے ورنہ ایسے موقع پر اکیلا کھڑا ہو جائی، بہتر ہے۔

الدر المختار - (۱/۲۶۷)

وقد ساء كرامة القيام في صف خلف صف فيه فرجة للهوى، وكذا القيام منفردا ولذا لم  
يحد فرجة بل يجذب أحدا من الصف ذكره ابن الكمال، لكن قالوا في زماننا تركه أول،  
فلذا قال في البحر: يكره وحده إلا إذا لم يجد فرجة

هاتمة ابن حبان - (۱/۲۶۷)

(قوله لكن قالوا إلخ) القائل صاحب النسبة فإنه عزى إل بعض الكتب أنى جماعة ولم يجد  
في الصف فرجة قبل يقوم وحده ويحذره، وقبل يجذب واحدا من الصف إل نفسه فيقف  
بجنبه. والأصح ما روى هشام عن محمد أنه ينظر إل الركوع، فإن جاء رجلا ولا  
يجذب إليه رجلا أو دخل في الصف، ثم قال في النسبة: والقيام وحده أول في زماننا  
لثقل الجهل على العوام فإذا جره تسد صلاته اه قال في الخزانة قلت: وينبغي التفويض  
إل رأي المبس، فإن رأي من لا يتأذى لدين أو صداقة زاحم أو عالما جذبه ولا  
انفرد. اه. قلت: وهو توفيق حسن اختاره ابن وهبان في شرح منظومه

﴿۳.....﴾ تقاضی فرشت میں جس طرح لسیان سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اسی طرح روایت حسن من بنی حنیفہؒ  
کے مطابق اگر کوئی شخص فرضیت ترتیب سے مذاق (جامل) ہو تو وہ بھی "ناسی" کے حکم میں ہے، اور اگر ناسی کسی ایک  
جماعت کا بھی یہی قول ہے۔

(جاری ہے۔)



قال في الناية والجهل بوجوب الترتيب لا يفسطه عندها وبه قال أحمد خلافا لزمير اهـ. وفي البداية وقال شيخ الإسلام من جهل مرضية الترتيب لا يعترض عليه كالناسي رواه الحسن عن أبي حنيفة، وهو قول جماعة من أئمة بلخ اهـ قال في القبة: صلى المغرب أربعا ولم يعقد عند الثالثة، وهو يظن أنه بجزئه، ثم علم بعد صلوات أربع فسادها فالجاهل كالناسي فلا يجب عليه قضاء ما صلاها. اهـ.

﴿۳﴾..... مسئلہ زلہ القدری میں علماء متقدمین اور متاخرین کا اختلاف ہے، تاہم محققین متاخرین نے ایک بین بین اور متوسط ضابطہ تجویز فرمایا ہے جس میں عوام پر تنگی بھی نہیں اور اصل حکم سے زیادہ بُعد بھی نہیں۔ وہ یہ ہے کہ عام آدمی جو صحیح طریقے سے قرأت پر قادر نہ ہو اور حروف کے مخارج اور صفات سے نواقضیت یا عدم تیزگی وجہ سے اس سے مخارج کی صحیح کوئی جگہ میں کوئی لفظی آجائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور جو شخص علم تجوید و قرأت سے واقف ہو اور قادر بالفعل بھی ہو پھر بھی جان بوجھ کر یا بے پروائی سے کوئی لفظی کسے تو جس جگہ معنی میں تغیر قاحش ہو جائے گا تو حسب ضابطہ متقدمین اس کی نماز فاسد قرار دی جائے گی۔

اس مسئلہ میں متقدمین کا قول احوط ہے اور متاخرین کے قول میں زیادہ توسع ہے، اور یہ تخفیف و گنجائش عمومی بلوی اور کثرت جہالت کی وجہ سے ہے۔

والقاعدہ عند المتقدمين أن ما غير المعنى تغيرا يمكن اعتقاده كقرا فسد في جميع ذلك، سواء كان في القرآن أو لا إلا ما كان من تبدل الجمل مفصلا بوقف تام وإن لم يكن التغير كذلك، فإن لم يكن مثله في القرآن والمعنى جيد متغير تغيرا فاحشا فسد أيضا كقرا الفبار مكان هذا الفراب..... فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيرا وجود المثل في القرآن عنده والموافقة في المعنى عندهما، فهذه قواعد الأئمة المتقدمين. وأما المتأخرون كابن مقاتل وابن سلام وإسماعيل الزامد وأبي بكر البلخي والمندواني وابن الفضل والحلواني، فانفقوا على أن الخطأ في الإعراب لا ضد مطلقا ولو اعتقاده كقرا لأن أكثر الناس لا يميزون بين وجوه الإعراب. قال قاضي خان: وما قال المتأخرون أوسع. وما قاله المتقدمون أحوط



﴿۵﴾..... پھلوں کی بیج میں اصول یہ ہے کہ جب تک پھل ظاہر نہ ہو جائیں اس وقت تک انہیں فروخت کرنا جائز نہیں، اور اگر کچھ پھل ظاہر ہوئے ہوں اور کچھ ظاہر نہ ہوئے ہوں تو حنفیہ کی ظاہر الروایۃ کے مطابق اس صورت میں پھلوں کی بیج جائز نہیں، بلکہ اس کی قبول صورت میں موجود ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن علامہ حلوانی اور امام فضلی سے اس صورت میں عوام الناس کے تعامل کی وجہ سے بیج کا جواز منقول ہے، اور علامہ شامی نے بھی اپنے زمانہ میں پھلوں کی بیج میں ظاہر الروایۃ سے عدول کرنے کی یہی وجہ ذکر فرمائی ہے کہ اگرچہ کچھ لوگوں کو ان قبول طریقوں پر عمل کرنے کیلئے آملہ کیا جاسکتا ہے، لیکن عمومی طور پر لوگوں کو جہالت کی وجہ سے ان قبول طریقوں پر لانا تقریباً ناممکن ہے، اور انہیں ان کی عیالات سے ہٹانا خاصہ شولہ اور حرج کا باعث ہے، مگر اس صورت میں جواز کا قول اختیار نہ کیا جائے تو لوگوں کو حرام میں مبتلا ہونا پڑے گا۔

الدر المختار - (۵/۵۵۵)

(ولو برز بعضها دون بعض لا یصح . فی ظاہر المذہب) وصححه السرخسی وأتس

الحلوانی بالجواز لو الخارج أکثر زلمی .

حاشیة ابن عابدین - (۵/۵۵۵)

(قولہ: وأتس الحلوانی بالجواز) وزعم أنه مروی عن أصحابنا وكذا حکى عن الإمام الفضلی، وقال: استحسن فيه تعامل الناس، وفي نزع الناس عن عادتهم حرج قال: فی الفتح: وقد رأیت رواية فی نحو هذا عن محمد فی بیع الورد علی الأشجار فإن الورد متلاحق، وجوز البيع فی النکل وهو قول مالك. اهـ. قال: الزلمی وقال: شمس الأئمة السرخسی: والأصح أنه لا یجوز؛ لأن المصیر الی مثل هذه الطريقة عند تحقق الضرورة ولا ضرورة هنا؛ لأنه یكف أن بیع الأصول علی ما بینا أو یشتري الموجود ببعض الثمن، ویزخر العقد فی الباقی الی وقت وجوده أو یشتري الموجود بجمع الثمن: ویصح له الانتفاع بما یحدث منه، فیحصل مقصودهما بهذا الطريق، فلا ضرورة الی تجوز العقد فی المدوم مصادما للنص، وهو ما روی «أنه - علیه الصلاة والسلام - نص عن بیع ما لیس عند الإنسان ورخص فی السلم» اهـ. قلت: لكن لا یغنی تحقق الضرورة فی زماننا ولا سببا فی مثل دمشق الشام کثیرة الأشجار والشار فإنه لفئة الجهل علی الناس لا یمكن إبراہیم بالتخلص بأحد الطرق المذكورة، وإن أمكن ذلك بالنسبة الی بعض أفراد الناس لا یمكن بالنسبة الی عامتهم وفي نزعهم عن عادتهم حرج كما علمت، ولمزم تحريم أكل الشار فی



هذه البلدان إذ لا ناع إلا كذلك، والبي - صلى الله عليه وسلم - إنما رخص في السلم للضرورة مع أنه بيع المدوم، فحيث تحققت الضرورة هنا أيضا أمكن إلمانه بالسلم بطريق الدلالة، فلم يكن مصادما للنص، فلذا جعلوه من الاستحسان؛ لأن القياس عدم الجواز، وظاهر كلام الفتح المبلل إلى الجواز ولذا أورد له الرواية عن محمد بل تقدم أن الحلواني رواه عن أصحابنا وما ضاق الأمر إلا اتسع ولا يخفى أن هذا مسوغ للمدول عن ظاهر الرواية كما يعلم من رسالتنا المسماة نشر العرف في بناء بعض الأحكام على العرف فراجعها - (قوله: لو المارح أكثر) ذكر في البحر عن الفتح أن ما قلناه شمس الأئمة عن الإمام الفضلي لم يقيد به بكون الموجود وقت العقد أكثر بل قال: عنه أن جعل الموجود أصلا، وما يحدث بعد ذلك تبعاً.

۶..... جاؤر نصف منافع پر پورش کیلئے دینا یعنی اپنا جاؤر دوسرے شخص کو اس شرط پر پورش کیلئے دینا کہ مالک اور پورش کنندہ کے درمیان اس جاؤر کے منافع یعنی بچوں میں شرکت ہوگی، یہ صورت فقہاء احناف کے نزدیک جائز نہیں، بلکہ یہ اجلہ فاسدہ ہے اور یہ صورت فقہاء احناف کی طرح اکثر فقہاء حنابلہ کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں اجرت مجبول ہے، البتہ فقہاء حنابلہ میں سے بعض اصحاب نے مذکورہ صورت کو جائز قرار دیا ہے اور امام احمد بن حنبل کی بھی ایک روایت اسی کے مطابق ہے لہذا امام حالات میں فتویٰ تو اسی ہے کہ فقہ حنفی میں چونکہ اس معاملہ کے جائز اور قابل عمل قبول پسائی موجود ہیں اس لئے انہی کو اختیار کرنا چاہئے البتہ اگر کسی جگہ قبول صورتوں کے اختیار کرنے میں شدید شوری ہو اور لوگوں کو جہالت کی وجہ سے قبول پر آمادہ کرنا بہت مشکل ہو تو حاجت اور ابتلاء عام کی وجہ سے امام احمد کی مذکورہ روایت پر عمل کرنے کی گنجائش ہو سکتی ہے، جیسے حکیم الامت حضرت قاضی نے ابتلاء شدید کے موقع پر اس مسئلہ میں توسع کا قول فرمایا ہے۔ (دیکھئے ملاحظہ فرمائی ۳۳۳)

الفتاویٰ الہندیہ - (۱/۴۴۵) (الفصل الثالث فی قنصر الطحان وما ہو فی معناه)

دفع بقرة إلى رجل على أن يعلفها وما يكون من اللبن والسمن بينهما أنصافا فالإجارة فاسدة وعلى صاحب البقرة للرجل أجر قيامه وقبضه علته إن علفها من علف هو ملكه لا ما سرحها في المرعى ويرد كل اللبن إن كان قانما وإن أتلف قائل لل صاحبها لأن اللبن منتهي وإن اتخذ من اللبن مصلا فهو للمتخذ ومضمّن مثل اللبن لا تنطاع حق المالك بالصنعة والحيلة في جوازه أن يبيع نصف البقرة منه بشئ ويبرئه عنه ثم يأمر باتخاذ اللبن والمصل فيكون بينهما.

(ہدی ہے۔)



(فصل) ولو استأجر راعياً لنتم بكت درهما وصورها وشعرها ونسلها أو نصفه أو جميعه لم يجز نس عليه أحد في رواية سميد بن محمد النسائي لأن الأجر غير معلوم ولا يصلح عرضاً في الحج، قال اسمعيل بن سميد سألت أحمد عن الرجل يدفع البقرة إلى الرجل على أن يلقها ويحفظها وولدها بينهما فقال أكره ذلك وبه قال أبو أيوب وأبو خيثمة ولا أعلم فيه مخالفاً لأن الموضع معدوم مجهول لا يدري أوجد أم لا، والأصل عدمه ولا يصلح أن يكون ثناء فإن قيل فقد جوزتم دفع الدابة إلى من جعل عليها بنصف مغلها قلنا إنما جاز ثم تشبيهاً بالمضاربة ولأنها عين نسى بالمثل فجاز اشتراط جزء من النساء كالمضاربة والمساواة وفي سلكنا لا يمكن ذلك لأن النساء الحاصل في النتم لا يقف حصوله على عمله فيها فلم يكن إلحاقه بذلك، وذكر صاحب المحرر رواية أخرى أن يجوز نساء على ما إذا دفع ذاته أو عبده بجزء من كسبه والأول ظاهر المذهب لما ذكره من الفرق.



۷..... اگر کسی شخص کو عماً قتل کیا جائے اور مقتول کے بعض ورثہ قاتل کو معاف کر دیں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور دیگر ورثہ کو قصاص کا حق نہیں ہوتا۔ لیکن اگر معافی کے بعد کوئی دوسرا وارث، قاتل کو قصاصاً قتل کر دے تو اس کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ (۱) اگر بعد میں قتل کرنے والے کو یہ معلوم ہو کہ بعض ورثہ کے معاف کرنے سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے اس کے باوجود اس نے قصاصاً قتل کیا ہے تو اس وارث سے قصاص لیا جائے گا۔ یعنی اسے بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ (۲) لیکن اگر قتل کرنے والے وارث کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ "لأن هذا مما يشكل على نس". یعنی یہ پیچیدہ اور مشکل مسئلہ ہے جس کی بدلی ہر آدمی کو معلوم نہیں ہوتی۔

الأقتباء والنظائر لابن نجيم - (ص: ۲۶۲)

وفي وكالة الولاية: إذا عفا بعض الورثة عن القاتل عدا ثم قله الباقون؛ إن علم أن

عفو البعض يسقط القصاص اقتص منه، وإلا فلا، لأن هذا مما يشكل على الناس (اتهم)

۸..... معتدہ اولاداً اگر عدت کے دوران جان بوجھ کر احکام عدت کی پابندی نہ کرے تو شرعاً گناہگار ہوگی، اگرچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عدت پوری ہو جائے گی۔ لیکن اگر اس کو معلوم نہ ہو کہ عدت کے دوران کن احکام کی پابندی کرنی پڑتی ہے تو مسئلہ سے نہ واقفیت کی بنا پر ایسا کرنے سے گناہگار نہیں ہوگی۔ (ہدی ہے۔)



يستاد من كلام أئمة المذاهب الأربعة في الإحداد أن الهدء المكلفة لو تركت الإحداد  
الواجب كل المدة أو بعضها، فإن كان ذلك عن جهل فلا حرج، وإن كان عمداً، فقد  
أثمت متى علت حرمة ذلك، كما قاله ابن المقرئ من الشافعية. ولكنها لا تعبد  
الإحداد؛ لأن وقته قد مضى، ولا يجوز عمل شيء في غير موضعه في غير وقته،  
واقضت العدة مع العصيان، كما لو فارقت المعتدة المسكن الذي يجب عليها ملازمته  
بلا عذر، فإنها تعصي وتنفسي عدها. وعلى ولي غير المكلفة إلزامها بالإحداد في  
مدته والألا كان آثماً.

﴿۹﴾..... فقیر شافعی کی کتاب ”الطاوی الکبیر“ میں مسبوق کے متعلق ایک مسئلہ تحریر ہے کہ اگر لام کو نماز میں  
سہو ہو جائے اور لام صاحب سجدہ سہو بعد السلام کے قائل ہوں تو مسبوق کو چاہئے کہ لام کے سلام کے بعد کھڑا  
ہو جائے، اور سجدہ سہو یعنی بقیہ نماز کے آخر میں ادا کرے، لام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک نہ ہو۔ اگر اس صورت  
میں مسبوق لام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو گیا اور اس کو معلوم بھی تھا کہ میرے لئے شرکت نہ کرنے کا حکم ہے  
تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ لیکن اگر مسبوق کو اس مسئلہ کا علم نہ ہو تو اس کی نماز درست ہوگی۔

(مسألة): قال الشافعي رضي الله عنه: " فإن كان قد سبقه إمامه ببعض صلاته  
سجدها بعد القضاء اتباعاً لإمامه لأنها بقى من صلاته (قال المزني) القياس على  
أصله أنه إنما أسجد معه ما ليس من فرضي فيما أدركت معه اتباعاً لفعله فإذا لم يفعل  
سقط عني اتباعه وكل يعلي عن نفسه ". قال الماوردي: وصورة هذه المسألة في رجل  
أحرم بالصلاة خلف إمام، أو كان الإمام قد سبقه ببعض الصلاة فسها الإمام فيما بقي  
من صلاته فإذا كان كذلك كان هذا السهو متعلقاً بصلاة المأموم، فإن كان هذا الإمام  
حين تم صلاته بمن يرى سجود السهو بعد السلام قام المأموم بعد سلام الإمام فأتى به في  
صلاة ولم يتبع في سجوده بعد السلام، فإن تبعه فسجد معه عالماً بتحريمه فصلاته  
باطلة، وإن سجد معه جاهلاً بتحريم ذلك فصلاته جائزة،



﴿۱۰﴾..... اسی طرح کا مسئلہ فقیر مالکی کی کتاب ”النشر اللدنی“ میں بھی مذکور ہے، اور مالکیہ کے اصل مذہب کے  
مطابق جہالت کی وجہ سے ایسا کرنے کی صورت میں نماز فاسد ہونے کا حکم ہے۔ لیکن علامہ ابن القاسم نے ایسے  
(ہادی ہے۔۔۔)

مہسوق کو جہل کی وجہ سے معذور قرار دیا ہے اور نسیان کے حکم میں شامل کر کے نماز کو درست قرار دیا ہے۔

النصر الذانی شرح رسالة ابن أبي زيد القيرواني (ص: ۱۵۷)

"وإذا سها الإمام في صلاته فلينبهه" أي وجوباً "من لم يسه معه من خلفه" ظاهره ولو كان مسبقاً والمسألة ذات تفصيل وهو إن كان أدرك معه الصلاة كلها لزمه اتباعه على كل وجه سواء كان السجود قبلها أو بعدها وإن كان مسبقاً فلا يخلو إما أن يفتد معه ركعة أو لا فإن عقد معه ركعة وكان السجود قبلها سجد معه وإن كان بعدها لا يسجد معه وينظره جالساً على ما في المدونة قالوا: ويكون سأكراً ولا يشهد معه فإن خالف وسجد أفسد صلاته وإن جهل فقال عيسى بن سعيد أبدأ قال في البيان وهو الأقرب على أصل المذهب لأنه أدخل في صلاته ما ليس منها وعذره ابن القاسم في الجهل فحكم له

بحكم النسيان سراعاً لمن قول عليه السجود مع الإمام اه

مذکورہ بالا چند جزئیات نمونہ کے طور پر لکھی گئی ہیں جن میں قدر مشترک بات یہ ہے کہ جہالت کی وجہ سے احکام میں تخفیف ہوئی ہے۔ اور بعض نکاتاً اگرچہ نماز کے علاوہ دوسرے ابواب کے ہیں، لیکن فی الجملہ اصل مقصود کیلئے مؤید ہیں کہ جہل کا بعض صورتوں میں اعتبار کیا گیا ہے۔ زیر بحث مسئلہ بھی کچھ اسی نوعیت کا ہے، کیونکہ مہسوق کی نماز کے مسائل ویسے ہی عام مقتدی اور منفرد کی نماز سے ذرا مختلف اور نسبتاً پیچیدہ ہیں، پھر غلبہ جہل کی وجہ سے اس میں انتہاء عام بھی ہے، کیونکہ عوام الناس کو اتنی بدیہی کا علم نہیں ہوتا اور اس سلام سے ان کی نیت بھی قطع صلوة کی نہیں ہوتی، بلکہ عموماً وہ اپنے آپ کو امام کا تابع سمجھ کر سلام پھیرتے ہیں۔ اور تجربہ شاہد ہے کہ اس مسئلہ میں متعدد خواص کو بھی اشتباہ ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے مہسوق اگر اتباع امام کی نیت سے سجدہ سہو کے سلام میں شرکت کر لے تو اس کے سلام کو قطع صلوة قرار دیکر نماز کو فاسد کہنا محل نظر ہے۔

التخفيف في اللغة الشافعي للشيخ الرازي - (ص: ۲۸)



ويكفره أن يسبق الإمام بركن وإن سبقه بركن عاد ال ما بينه ولا يجوز أن يسبقه بركن فإن سبقه بركن بأن ركع قبله فلما أراد أن يركع رقع فلما أراد أن يرفع سجد فإن فعل ذلك مع العلم بنحره جللت صلاته وإن فعل مع الجهل لم تنقض صلاته ولم يند له بذلك الركعة

فتح العزيز بفتح الوجيز - الفتح الكبير للرافعي (۱۰/۱۴۴)

قال (المرنن مخرج من كل تصرف قولاً وفعالاً فان وطن فهو زان \* وان ظن الإباحة فواطن بالشبهة \* فان أذن له الراهن وعلم التحريم فزان \* وقيل مذهب عطاء في إباحة الجوارى بالاذن شبهة \* وان ظن حلا فواطن بالشبهة \* ..... ولو وطن الجارية المرهونة لم يخل

إما أن يظن بدون اذن الراهن أو باذنه (الحالة الأولى) أن يظن بدون اذنه ..... (والثانية) أن يظن باذنه فإن علم أنه حرام فظاهر المذهب أنه يجب عليه الحد وفيه وجه أنه لا يجب لاختلاف العلماء فإن عطاء بن أبي رباح رضى الله عنه كان يجوز وطئ الجارية باذن مالكيها وإن ادعى الجهل بالتحريم فوجهان (أحدهما) أنه لا يقبل (لأنه لا يكون حديث العهد بالإسلام أو من في معناه كما في الحالة الأولى (وأصحها) وبه قال القاضي أبو الطيب أنه يقبل ورفع الحد وإن نشأ بين المسلمين لأن التحريم حد الأذن لما خفي على عطاء مع أنه من علماء التابعين لا

بعد خفازه على النوام

### المجموع شرح المذهب (٨٠/٤)

قال أصحابنا وإنما يكون الجهل بتحريم الكلام عذراً في قربة العهد بالإسلام فأما من طال عهده في الإسلام فتبطل به صلواته لتصيره في التعلم ولو علم تحريم الكلام ولم يعلم كونه مبطلا للصلاة بطلت بلا خلاف لتصيره وعصيانه كما لو علم تحريم القتل والزنا والشرب والسرقة والقتل وأشباهاها وجهل المتوبة فإنه ياتق ولا يذر بلا خلاف ولو جهل كون التحريم مبطلا وهو طرئ عهد بالإسلام فهل يذر وجهان أحدهما لا لتصيره في التعلم وأصحها حذر لأنه يخفى على النوام مع علمهم بتحريم الكلام ولو علم أن جنس الكلام محرم ولم يعلم أن ما أتى به

محرم فوجهان الأصح يذر ولا تبطل

### المجموع شرح المذهب (٢٤٧/١)

وأما أوتى البلور والفيروز وما أشبهها من الاجناس المشنة فيه قولان وروى حرملة أنه لا يجوز لانه أعظم في السرف من الذهب والفضة فهو بالتحريم أول وروى المزني أنه يجوز وهو الأصح لأن السرف فيه غير ظاهر لانه لا يعرف الا الخمر من الناس

### المجموع شرح المذهب (٤١٩/١٧)

(تحت مسألة نهي الولد) (فصل) ولذا ادعى أنه لم يعلم بالولادة فإن كان في موضع لا يجوز أن يخفى عليه ذلك من طريق العادة، بأن كان معها في دار أو محلة صغيرة لم يقبل، لانه يدعى خلاف الظاهر، ولذا كان في موضع يجوز أن يخفى عليه كالبلد الكبير، فالقول قوله مع بينه، لأن ما يدعيه ظاهر ولذا قال غللت بالولادة (لأنني لم أعلم أن لي النسي - فإن كان ممن يخالط أهل العلم - لم يقبل قوله، لانه يدعى خلاف الظاهر، ولذا كان قروب عهد بالإسلام أو نشأ في موضع بعيد من أهل العلم قبل قوله، لأن الظاهر أنه صادق فيما يدعيه وإن كان في بلد فيه أهل علم إلا أنه من العامة فيه وجهان (أحدهما) لا يقبل كما لا يقبل قوله إذا ادعى الجهل برد المسبح



النسب. (ولتأتي) قبل لأن هذا لا يحرره إلا الحرص من الناس بخلاف رد المسح بالنسب فإن ذلك يحرره للناس والناس.

الفصل في القصاص (٢١٢/٣)

إذا أفسد المتخ حبه فليبه دم القصة وحدي القصاص عند حجة القضاء ومن أفسد حبه فأصاب صبدا أو حلق أو تطلب أو وطن مرة بعد مرة تعدت القدية والجزاء وانحد عدي الوطن لأنه القصاص وانساد القاصد محال فإن كان مأثرا ولا سقط إجماره أو جاهلا وجوب إنذار تعدت القدية لأنه لم توجد منه الجزاء على محرم وعلمه المدي لما تقدم وشهد الجزاء لأنه إبتلان غير تروق على الإثم وشهد الجزاء عند ح التأويل وعذره ش فلم يحس عليه شيئا معقفا كالوطن في رمضان ناسيا والمقتل الناسي بالجاهل قاعدة انعقد الإجماع على أن العلم فسان فرض كفاية وفرض عين وهو علم الإنسان بحالته التي يلبسها وقد تقدم تقرير ذلك في مقدمة أصل الفقه في أول الكتاب فكل من قدم على فعل يجب عليه التوقف حتى يعلم حكم الله فيه فإن لم يفعل ذلك عصى معصيتين ترك العلم وترك العمل ولا يذو يحمله ولذلك أجزاه مالك في الصلاة بحرى القاصد لاشتراكهما في العيبان ولم يلحقه بالناسي وما هنا عذره بالجهل فينبغي أن سلم أن الجهل فسان ما لا يشق دفعه عادة فلا يذو به وما شق فيذو به كمن وطئ نسيبا يظنها زوجته أو شرب خمرًا يظنه خلا فيعذر إجماعا وشاق المصح كثيرا فاسب التخفيف والسبب أن السبان في المصح لا يقع القدية وهو سقط الإثم إجماعا وأستطفا بالجهل والتأويل القاصد الذي يثبت الإثم معها..... والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب



الجواب  
شاه محمد توفيق  
١٢٣٠/١٢/١٢٣٠

محمد حذيفة  
دار الآلاء باسم دار العلوم كراچی  
١٨ ذو القعدة ١٣٣٩ هـ  
١٨ اکت - ٢٠١٨ م

جواب صحیح ہے، اور رشید نے حضرت مفتی اعظم  
عالم ماہر تدریس سرفراز سے اپنے زمانے میں شمار  
فاسدینہ ہونے کا حکم زمانہ میں سنایا۔  
واللہ اعلم بالصواب  
نبیہ محمد تقی رشید لکھنؤ

الجليل محمد بن حنبل بن ابي اسد بن علي بن ابي طالب

الحميد محمد بن ابي اسد بن علي بن ابي طالب  
٢٥ - ١٤٣٩ هـ  
٢٥ - ٥٩ - ٢٥١٨ م

الجواب صحیح  
محمد عبدالمنان  
١٢٣٠/١٢/١٢٣٠



الجواب صحیح  
محمد عبدالمنان  
١٢٣٠/١٢/١٢٣٠



الجواب صحیح  
محمد عبدالمنان  
١٢٣٠/١٢/١٢٣٠